❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت سیرت رسولؐ
وقت 5-7 منٹ

مجھ پر سورۃ الکوثر نازل ہوئی (حضرت محمدؐ)

(تقریر نمبر 6)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ ؕ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ ؕ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ (سورۃ الکوثر)

کہ یقیناً ہم نے تجھے کوثر عطا کی ہے۔پس اپنے ربّ کے لئے نماز پڑھ اور قربانی دے۔یقیناً تیرا دشمن ہی ہے جو اَبتر رہے گا۔

وَحَبَاهُ الۡاِلٰهُ بِالۡكَوۡثَرِ الۡاَكۡبَرِ

فِيۡهِ النَّعِيۡمُ وَالۡخَيۡرَاتُ

(حضرت حسان بن ثابتؓ)

کہ اللہ نے اُسے کوثر عطا کیا ہے۔بڑا کوثر جس میں نعمتیں اور بھلائیاں ہیں۔

معزز سامعین! آج مجھے سیدنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک فضیلت، ایک درجے اور مقام کے بارے میں بیان کرنا ہے جسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن الفاظ میں بیان فرمایا۔ مجھ پر سورۃ الکوثر نازل ہوئی۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ)

سورۃ الکوثر قرآن کریم کی سب سے چھوٹی سورۃ ہے جو تین آیات پر مشتمل ہے۔اِس سورۃ کی خاکسار اوپر تلاوت کر آیا ہے۔ہم آج اس تقریر کو اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ بھی عنوان دے سکتے ہیں۔یہ سورۃ آغاز نبوت میں دعویٰ کے بعد نازل ہوئی۔ کفارِ مکّہ اور دشمنانِ اسلام عناد و دشمنی میں آپؐ کو آپ کے مقام و درجہ سے گرانے کے لئے مختلف الزامات و اعتراضات لگا رہے تھے۔8 ہجری میں جب آپؐ کے بیٹے حضرت ابراہیمؓ کی وفات ہوگئی تو آپؐ کو نعوذ باللہ "اَبۡتَرۡ" یعنی لَاولد کہا جانے لگا۔ جس پر یہ جواب پہلے سے ہی دے دیا گیا کہ لوگ آئندہ آپؐ پر ابتر ہونے کا الزام لگائیں گے۔ مگر ہم نے آپؐ کو کوثر عطا کر رکھی ہے۔یہ اتنا بڑا انعام اور خیر ہے کہ اس کے بدلے آپؐ شکرانے کے طور پر نمازیں ادا کریں اور قربانیاں دیں۔اِس کی وجہ سے اے محمدؐ! تمہارا دشمن ہی ابتر ٹھہرے گا۔

سامعین! سب سے قبل ہمیں اُن احادیث کے مکمل متن کو جاننا ہوگا۔جس میں آپؐ نے سورۃ الکوثر کے نزول اور آپؐ کو کوثر کے ملنے کا ذکر ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں تشریف فرما تھے۔اچانک آپؐ کو اونگھ آگئی (جو کہ نزولِ وحی کی کیفیات میں سے ایک کیفیت تھی)، پھر آپؐ نے مسکراتے ہوئے سر اٹھایا تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کس وجہ سے مسکرا رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ابھی مجھ پر سورت الکوثر نازل ہوئی پھر آپؐ نے فرمایا: تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: کوثر وہ نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، اس میں خیر کثیر ہے، وہ ایک حوض ہے جس پر میری امت کے لوگ قیامت کے دن پانی پینے کے لیے آئیں گے، اس کے برتن ستاروں (کی تعداد) کے برابر ہیں۔

(مسلم کتاب الصلاۃ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی للہ عنہما "کوثر" کی تفسیر بیان فرماتے ہیں کہ اس سے مراد "خیر کثیر" ہے (جو آپؐ کو ہی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے)، پس امام محارب نے کہا: سبحان للہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بہت کم کوئی بات چھوٹتی ہے۔ میں نے حضرت عبد للہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب "اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ" نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوثر سے مراد جنت کی ایک نہر ہے، جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور وہ اعلیٰ قسم کے موتیوں اور یاقوت کے بہاؤ پر چلتی ہے، اس کے پانی کا ذائقہ شہد سے زیادہ میٹھا، اور دودھ سے زیادہ سفید اور برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مسک کی خوشبو سے زیادہ خوشبو دار ہوگا۔ امام محارب نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے صحیح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم واقعی یہ خیر کثیر (میں سے) ہے۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ)

سامعین! سورۃ الکوثر کے نزول کے ذکر کے بعد ہم یہ جاننا چاہیں گے کہ "کوثر" اور "ابتر" کیا ہے۔ کوثر کے معنی کسی خیر اور بھلائی کا کثرت سے پائے جانے کے ہیں۔ دوسرے معنی قوم کے ایسے سردار کے ہیں جس کے اندر بڑی خیر اور برکت پائی جاتی ہو۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کے تیسرے معنی ایسے سخی انسان کے کئے ہیں جو بڑی کثرت سے نیکیوں کو پھیلانے والا ہو۔ کوثر جنت کی ایک نہر کا بھی نام ہے۔ جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوگی۔ آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے واقعات کے ذکر میں فرمایا۔ مَیں ارتقاء کرتے کرتے جنت میں ایک مقام پر پہنچا جہاں مجھے ایک نہر نظر آئی جس کے کنارے کھوکھلے موتیوں کے بنے ہوئے گنبدوں کی مانند تھے۔ مَیں نے جبرائیلؑ سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا یہ کوثر ہے۔

(بخاری ابواب التفسیر)

حضرت انسؓ کی ایک روایت کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوثر کے متعلق پوچھا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: هُوَ نَهَرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ فِي الْجَنَّةِ کہ کوثر ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ اُس کی مٹی مُشک کی طرح ہے اور پانی دودھ سے بھی زیادہ سفید اور شہد سے بھی زیادہ میٹھا ہے۔ اُس پر ایسے پرندے آتے ہیں جن کی گردنیں گاجر کی طرح نرم ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی یارسول اللہ! اگر اُن پرندوں کی گردنیں گاجر کی طرح نرم ہیں تب تو وہ بہت نرم ہوں گی۔ آپؐ نے فرمایا کہ ان پرندوں کو کھانے والے اُن سے بھی زیادہ نرم ہیں۔

(ابن جریر تفسیر الکوثر)

کہتے ہیں "کوثر" کثرت سے نکلا ہے۔ جس کے معانی خَیْرِ کَثِیْر کے ہیں۔ بہت ساری بھلائیاں۔ بعضوں نے اِس کوثر سے مراد نبوت، قرآن کریم اور آخرت کے ثواب کے لئے ہیں۔ بعضوں نے کوثر سے وہ اعلیٰ درجہ کی بھلائیاں مراد لی ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا و آخرت میں دی گئیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے کوثر سے مراد جزوی طور پر جنت میں نہر کے لئے ہیں لیکن مکمل طور پر جنت میں نہر کے معنے لینے کے خلاف دلائل بھی دیے ہیں۔

سامعین! جہاں تک لفظِ "ابتر" کا تعلق ہے۔ اِس کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ تفسیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

"آپؐ کے دعویٰ نبوت کے بعد مشرکین مکّہ آپؐ کو الزامات کے ساتھ ساتھ ایذائیں، دکھ دینے اور مارتے پیٹتے رہے۔ مگر بعض لوگوں کا موٴقف یہ تھا یہ دیوانہ ہے اِسے چھوڑ دو۔ مخالفت کرکے بلاوجہ اِسے اہمیت نہ دو۔ اِن میں مکّہ کا ایک سردار عاص بن وائل بھی تھا جو کہا کرتا تھا کہ اِسے چھوڑ دو یہ تو ایسا شخص ہے جو ابتر ہے جس کی کوئی نرینہ اولاد نہیں اور نہ ہی اِس کا کوئی پیچھے رہنے والا ہے جو اس کی تعلیم کو اُس کی وفات کے بعد قائم رکھ سکے۔ اگر یہ وفات پا گیا تو خود بخود اس کا ذکر ختم ہو جائے گا۔"

(البحر المحیط از تفسیر کبیر جلد 10 صفحہ 225)

ابو جہل بھی ابتر کہنے والوں میں شامل تھا۔

سامعین! مَیں اوپر ذکر کر آیا ہوں کہ اِس کوثر سے مراد قرآن کریم بھی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ اس بارے میں کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن کا حوالہ دے کر فرماتے ہیں کہ

"آپؐ کی تاریخ پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ قرآن کریم آپؐ کی مکمل تصویر ہے۔ گویا قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو موتی ہیں جو ایک ہی سیپ سے توام نکلے ہیں۔ جیسے توام بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کی شکلیں ایک جیسی ہونے کی وجہ سے بعض دفعہ وہ الگ الگ پہچانے تک نہیں جاتے۔ اُن کی پیدائش کے وقت ڈاکٹر اُن پر نشان لگا دیتے ہیں تا معلوم ہو کہ کون سا بچہ پہلے پیدا ہوا ہے اور کون سا بچہ بعد میں پیدا ہوا ہے۔ یہی حال قرآن مجید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ ایک کو دیکھو اور دوسرے کو پہچان لو۔ حضرت عائشہؓ کے قول کے بھی یہی معنی ہیں کہ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گویا جڑواں بچے ہیں۔ ایک ہی سیپ کے

دو موتی ہیں۔ قرآن کریم کو دیکھنا ہے تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لو اور اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا ہو تو قرآن کریم کو دیکھ لو۔ جو باتیں اس میں پائی جاتی ہیں وہ سب آپؐ کے وجود میں پائی جاتی ہیں اور جو فعل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے وہ قرآنِ کریم میں پایا جاتا ہے اور جو آپؐ نہیں کرتے تھے وہ قرآن کریم میں نہیں پایا جاتا۔ گویا ایک سے دوسرے کو روشنی ملتی ہے۔ قرآن کریم، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جِلا دیتا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کو جِلا دیتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد10 صفحہ 228-229)

سامعین! خیرِ کثیر جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس دنیا میں ملا۔ اگر اُس کا موازنہ تاریخی اعتبار سے کریں تو آپؐ اکیلے تھے جو 23 سال میں وفات کے وقت لاکھوں میں تبدیل ہو گئے تھے۔ آپؐ اپنے جائے پیدائش مکّہ سے مخالفت کی وجہ سے نکالے گئے تھے اور 10 سال کے اندر اندر 10 ہزار قدسیوں کے ساتھ واپس لوٹائے گئے اور اسلام عرب سے نکل عجم میں پھیلنے لگا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ اس کا خوبصورت نقشہ اِن الفاظ میں کھینچتے ہیں۔ فرمایا:

"آپؐ کا وجود ایسا تھا جیسے کسے بڑے درخت کی گٹھلی سے صرف ایک کونپل نکلتی ہے۔ وقت سے پہلے کون کہہ سکتا ہے کہ وہ چھوٹی سی کونپل ایک دن ایک عظیم الشان درخت بنے گی۔ لوگ اُس کا پھل کھائیں گے۔ اُس کے سایہ میں بیٹھیں گے۔"

(تفسیر کبیر جلد10 صفحہ 228)

پھر فرماتے ہیں:

"(کوثر میں) وہ تمام امور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوی زندگی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں وہ سب کے سب کوثر کا حصّہ ہیں اور اِس لفظ میں یہ دعویٰ ہے کہ وہ تمام کمالات جو نبوت کا حصّہ ہیں یا نبوت سے اِن کا گہرا تعلق ہے۔ اُن سب میں آپؐ کو کوثر ملی۔"

(تفسیر کبیر جلد10 صفحہ 248)

اب کوثر کی اختصار سے تشریح کے بعد ہم سورۃ الکوثر کی باقی ماندہ دو آیات کی طرف لوٹتے ہیں جیسا کہ مَیں اوپر بیان کر آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اِس سورۃ میں شکر کا مضمون بھی سمجھایا ہے کہ جب بھی ہم میں سے کوئی اپنے اندر اللہ تعالیٰ کے انعامات کی بارش ہوتی دیکھے تو وہ سجدۂ شکر بجالائے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح پہلے سے زیادہ کرے۔ نمازیں پڑھے۔ نوافل ادا کرے اور ذکر الٰہی یعنی قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرے نیز صدقہ و خیرات کرے۔ یہی سبق اللہ تعالیٰ نے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کے الفاظ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے کہ اِس قدر انعامات وافضالِ الٰہی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر، نمازیں پڑھ اور دعائیں کر اور مالی، بدنی قربانیاں بجالا۔ اور سورۃ کوثر کے آخر میں فرمایا کہ اے رسول! اگر تو ایسا کرتا رہے گا اور تیرے حواری اور صحابہ بھی اس طریق کو اپنائے رکھیں گے۔ تکبّر اور فخر کا طریق نہ اپنائیں گے تو اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ تمہارا دشمن ہی ابتر اور ناکام ونامراد رہنے والا ہے۔ گو اللہ تعالیٰ نے آپ کو جسمانی نرینہ اولاد سے نہیں نوازا لیکن وفادار روحانی اولاد ہزاروں، لاکھوں اور کروڑوں کی صورت میں نہ صرف اب عطا کی بلکہ تا قیامت کرتا رہے گا جو دل کی گہرائیوں، آنسوؤں سے تر آنکھوں کے ساتھ آپؐ پر درود پڑھتے رہیں گے۔ آپؐ کو یاد رکھیں گے اور آپؐ کی سیرت و شمائل کا تذکرہ گھروں میں، محفلوں میں، جلسوں میں اور اجلاسوں میں کرکے اپنی زندگیوں کو آپؐ کی زندگی کے تابع کرنے کی کوشش میں لگیں رہیں گے۔ جہاں جہاں اذان ہوگی اللھم صلی علیٰ کی صدائیں بھی بلند ہوں گی اور اِسی آیت کے ایک معنی یہ ہیں کہ دشمن ابتر ان معنوں میں بھی ٹھہرا اور آپؐ کوثر سے نوازتے چلے گئے کہ بڑے بڑے دشمنانِ اسلام کے بیٹوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی۔ جس سے اُن کے والدین دشمنانِ اسلام زچ ہوئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی گود سرسبز وشاداب ہوتی چلی گئی۔ جیسے دشمنِ اسلام ولید کے بیٹے خالدؓ کو اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہلوائے۔ آپؓ کی اولاد سے عبد الرحمن خالد ایک سمجھدار اور عقلمند جج پیدا ہوئے۔ ایک دشمنِ اسلام عمرو بن العاص کے بیٹے عبد اللہؓ کے اسلام لانے کے بعد ایسے کامیاب اور بہادر جرنیل بنے جن کے ذریعہ مصر اور شام فتح ہوئے۔ یہی کیفیت ابوسفیان کے بیٹے معاویہ اور ابو جہل کے بیٹے عکرمہ کی ہے۔ یوں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم روحانی طور پر صاحبِ اولاد ہوتے چلے گئے اور دشمنِ اسلام اپنی حقیقی نرینہ اولاد سے محروم ہوتا چلا گیا اور یُوں وہ بے اولاد ہوتا گیا اور ابتر کہلایا۔ یہی وہ مضمون ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک جگہ یُوں بیان فرمایا کہ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا (الرعد:42) کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ یقیناً ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹائے چلے آرہے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے الکوثر کی تفسیر میں یہ لازوال اور دلچسپ نکتہ بھی بیان فرمایا ہے کہ ازواج نبی کو اللہ تعالیٰ نے امہات قرار دے کر

تمام مومنوں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں شامل کر دیا ہے۔ اِسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ احزاب میں خاتم النبیین والی آیت میں اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ میں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میں سے کسی کے باپ نہیں مگر رسول اللہ اور خاتم النبیین ہونے کے ناطے آپ سب کے روحانی والد ہیں اور معراج کی رات آپؐ کو سدرۃ المنتہیٰ پر تمام نبیوں سے بلند ساتویں آسمان پرلے جاکر بھی اِسی کوثر میں سے حصہ دیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

”اس سورۃ میں دراصل کوثر ہی کی ایک دوسری شکل بیان فرمائی گئی یعنی جیسا کہ قرآنی انعامات کبھی ختم ہونے والے نہیں اسی طرح اسلامی فتوحات کا سلسلہ بھی لامتناہی سلسلہ ہوگا اور لازماً وہ وقت آئے گا جب فوج در فوج قومیں اسلام میں داخل ہوں گی۔ یہ وقت فتح کے شادیانے بجانے کا نہیں بلکہ استغفار کا ہوگا کیونکہ ان فتوحات کے نتیجہ میں تکبر نہیں پیدا ہونا چاہیے بلکہ اور بھی زیادہ انکساری کے ساتھ اس یقین پر قائم رہنا چاہئے کہ یہ محض اللہ کے فضل کے ساتھ نصیب ہوا ہے۔ پس ایسے موقع پر پہلے سے بڑھ کر استغفار میں مشغول رہنا چاہئے اور پہلے سے بڑھ کر حمدِ باری تعالیٰ کے ترانے گانے چاہئیں۔“

(ترجمۃ القرآن صفحہ 1219)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ یہ اُس وقت کی بات ہے کہ کافر نے کہا کہ آپ کی اولاد نہیں ہے ..... روحانی طور جو لوگ آئیں گے وہ آپؐ ہی کی اولاد سمجھے جائیں گے اور وہ آپؐ کے علوم و برکات کے وارث ہوں گے اور اس سے حصہ پائیں گے۔ اس آیت کو مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (الاحزاب:41) کے ساتھ ملا کر پڑھو تو حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد بھی نہ تھی تو پھر معاذ اللہ آپؐ اَبتر ٹھہرتے ہیں جو آپ کے اعداء کے لیے ہے اور اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو روحانی اولاد کثیر دی گئی ہے۔ پس اگر ہم یہ اعتقاد نہ رکھیں کہ کثرت کے ساتھ آپؐ کی روحانی اولاد ہوئی ہے تو اس پیشگوئی کے بھی منکر ٹھہریں گے۔ اس لیے ہر حالت میں ایک سچے مسلمان کو یہ ماننا پڑے گا اور ماننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیرات قدسی ابد الآباد کے لیے ویسی ہی ہیں جیسی تیرہ سو برس پہلے تھیں چنانچہ ان تاثیرات کے ثبوت کے لیے ہی خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اب وہی آیات و برکات ظاہر ہو رہے ہیں جو اس وقت ہو رہے تھے۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ 387-388 سورۃ الکوثر)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

✡✡✡✡